OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:5, Issue: 1, Jan -June 2024
DOI:10.51665/al-duhaa.005.01.0252, PP: 99-119

حیوانات قرآنیہ (طیور اور حشرات الارض) اور ان کی تعریفات و خصوصیات

Qur'anic Animals (Insects& Birds) and Their Characteristics

Published: 20-06-2024
Accepted: 10-06-2024
Received: 01-05-2024

Kosar BiBi
PhD. scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
University of Haripur, KPK
Email: Zaibkosarzaib@gmail.com

Dr. Abdul Muhaimin
Assistant Professor, Department of Islamic & Religious Studies,
University of Haripur, KPK
Email: Muhaimin74@gmail.com

Dr. Muhammad Hayat Khan
Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies,
University of Haripur, KPK
Email: hayat.khan715@gmail.com

Abstract

The purpose of this research paper is to discuss the animals that are mentioned and have great significance in the Holy Qur'an. The purpose of the Quran's revelation is to direct humanity toward the correct path. The Holy Qur'an's descriptions of animals have a variety of functions, including demonstrating the power of the creator, using animals as parables to teach human lessons, and emphasizing that animals were created with human welfare in mind. It has everything that humanity could possibly need, and one of those requirements is animals. To be able to obey Allah's commands, it is imperative that we acquire the knowledge about them that is included in the Quran. This research article is divided into two sections: In the first discussion, verses are compiled which related to the Insects, also define their meanings & characteristics by using different dictionaries. In the second discussion are briefly define the birds meanings, characteristics and verses. Every research premise will be taken into consideration.

Keywords: *Qur'anic verses, Qur'anic Birds, Qur'anic Insects and their characteristics.*

CC BY

تعارف

امام دمیری[1] کے مطابق ہر وہ جانور جو اڑتا ہے وہ چلنے پر بھی قادر ہوتا ہے لیکن جو جانور چلتا ہے وہ اڑنے پر قادر نہیں ہوتا اور جو حیوان چلتے ہیں ان کی تین اقسام ہیں:

1. انسان
2. مویشی
3. درندے

دنیا میں جتنے بھی پرند یعنی اڑنے والے جانور ہیں ان کی بھی چار اقسام ہیں:

1. سبع یعنی گوشت خور

سبع میں شکاری پرندے مثلاً باز، شاہین، چیل، کوا، گدھ وغیرہ شامل ہیں۔

2. مویشی یعنی زمین پر چلنے والے

اس میں کبوتر اور فاختہ وغیرہ ہیں۔

3. ادنی طبقہ کے طائر

اس میں بھڑیں، مکھیاں، شہد کی مکھیاں، تتلیاں اور ٹڈیاں وغیرہ ہیں۔

حشرات الارض

4. چوتھی قسم میں چیونٹے، چیونٹیاں اور دیمک وغیرہ ہیں جو کہ موسم برسات میں پر نکال کر اڑنے لگتے ہیں۔

تیسری اور چوتھی قسم کے جانور اگرچہ اڑنے والے ہیں مگر ان کا شمار طیور اور پرندوں میں نہیں ہوتا اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر وہ جانور جس کے بازو یعنی پر ہوں وہ طائر کہلائے۔ پرندوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو محض گوشت کھاتے ہیں جیسے باز، شاہین، عقاب اور بعض ایسے ہیں جو صرف دانہ کھاتے ہیں جیسے کہ کبوتر فاختہ وغیرہ۔ بعض ایسے ہیں جو دونوں چیزیں کھاتے ہیں جیسے مرغی، کوا اور چڑیاں کیڑے مکوڑے اور مکھیوں ٹڈیوں وغیرہ کو بھی کھالیتی ہے۔[2]

حشرات االارض

اردو لغت میں حشرات الارض :

اردو لغت میں حشرات عام طور پر ان کیڑے مکوڑوں کو کہا جاتا ہے جو زیادہ تر زمین میں سوراخ کر کے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ رینگنے والے جانوروں (Reptiles) کو بھی اردو میں حشرات کہا جاتا ہے۔[3]

عربی لغت میں حشرات الارض

الحشراۃ:

واحدۃ صغار دواب الارض کلیرابیع والقنافذ والضباب و نحوھا،وھو اسم جامع لا یفرد الواحد،ان یقولو : ھذا من الحشراۃ،و یجتمع مسلما۔

الحشرات هوام الارض ما لا اسم له۔

الاصمعی:الحشرات والاحناش واحد، وهی حوام الارض،وفی حدیث الهرة : لم تدعها فتاکن من حشرات الارض، وهی هوام الارض ومنه حدیث التلب: لم اسمع لحشرة الارض تحریما، وقیل: الصید کله حشرة،ما تعاظم منه و تصاغر ، وقیل : کل ما اکل من بقل الارض حشرة ۔والحشرة ایضا: کل ما اکل من بقل الارض کالدعاع و الفت۔وقال ابو حنیفه : الحشرة القشرة التی تلی الحبة، ال لجمع حشر۔وروی ابن شمیل عن ابن الخطاب قال:الحبة علیها قشرتان،فالتی تلی الحبة الحشرة ،الجمع الحشر،والتی فوق الحشرة القصرة۔

قال الازهری: والمحشرة فی لغة اهل الیمن ما بقی فی الارض وما فیها من نبات بعد ما یحصد الزرع،فربما ظهر من تحته نبات ا خضر فتلک المحشرة۔

یقال: ارسلو دوابهم فی المحشرة۔

"الحشراۃ"واحد ہے اور زمین کے چھوٹے جانوروں کو کہا جاتا ہے۔ جیسے گلہری، چوہا، گوہ، اور اس جیسے اور، یہ جامع اسم ہے مفرد اسم کے لئے بھی (ایک نام کے لئے بھی جدا نہیں ہو تا بس کہا جائے گا کہ یہ حشرات میں سے ہے اور سب کے لئے جمع ہی تسلیم کیا جائے گا۔ اور اے ام عمرو جو بلند مقام کی خواہش میں ہو وہ حشرات تک کھائے گا اور کہا گیا ہے کہ حشرات وہ ہوام الارض ہے جس کا کوئی نام نہیں (کیڑے مکوڑے)

وحشر السکین السنان حشرا:احده فارقه والطفه،[4]

عربی لغت میں حشرات کے لئے لفظ حشرات کے علاوہ بھی کئی ایک لفظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً خشاش، احناش، احراش اور ہوام۔[5]

وضاحت

"ھوام" کی اصطلاح استعمال ان حشرات کے لئے استعمال ہوتی ہے جن کا زہر جان لیوا ہوتا ہے جیسے سانپ، ھوام کا واحد "ھامۃ" ہے۔

وہ حشرات جو زہریلے ہوتے ہیں مگر ان کا زہر جان لیوا نہیں ہوتا جیسے بھڑ، بچھوان کے لئے "سوام" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کا واحد "سامۃ" ہے۔

وہ حشرات جو زہریلے ہوتے ہیں مگر ان کا زہر جان لیوا نہیں ہوتا جیسے چوہا()، یربوع (گلہری)، خارپشت ()، ان کے لئے "قوام" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کا واحد "قامۃ" ہے۔[6]

زمین پر رینگنے والے حشرات

وہ چھوٹے جانور جو زمین پر رینگتے ہیں، اس کا واحد عشرہ آتا ہے، ابن ابی اشعث ان تمام جانوروں کو "ارضی" کہتے ہیں کیونکہ یہ جانور زمین سے جدا نہیں ہوتے اور نہ ہوا اور پانی میں جاتے ہیں، یہ اپنی بلوں اور زمین کے اندر پناہ لیتے ہیں نہ ان کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے نہ خوشبو سونگھنے کی۔ ان میں سانپ، چوہے، یربوع، گوہ، گرگٹ، بچھو، گبریلا، چھپکلی، چیونٹی، کیڑے اور دیگر اقسام وغیرہ

شامل ہیں۔[7]

حشرات الارض سے متعلق قرآنی نصوص

بعوضۃ

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ﴾[8]

"یقیناً اللہ تعالی کسی مثال کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا خواہ مچھر کی ہو، یا اس سے بھی ہلکی چیز۔ایمان والے تو اپنے رب کی جانب سے صحیح سمجھتے ہیں اور کفار کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟اس کے ذریعے بیشتر کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے اور گمراہ تو صرف فاسقوں کو ہی کرتا ہے"۔

معجم الرائد میں ہے کہ:

"البعوض:جنس حشرات مضرة صغيرة جدا تنشا فى المستنقعات و تحمل الجراثيم
البعوضة ۔ واحدة البعوض "

یعنی کہ "بعوضۃ" جمع ہے اور اس کی واحد "بعوض" ہے، بہت چھوٹے، نقصان دہ حشرات کے جنس میں سے ہے، گندگیوں مین رہتا ہے اور جراثیم کا حامل ہے۔[9]

امام جوہری کے مطابق بھی "بعوض" "مچھر" کو کہتے ہیں۔امام دمیری کے نزدیک اس کی دو قسمیں ہیں اس کا جسم چیچڑی کے مشابہ ہوتا ہے، دو ہلکے پھلکے پاؤں ہوتے ہیں جن میں نمی پائی جاتی ہے، عراق میں اس کو "شام" اور "جرجس" کہا جاتا ہے۔

مچھر کی جسامت ہاتھی سے مشابہت رکھتی ہے مگر اس کے اعضاء ہاتھی سے زیادہ ہوتے ہیں۔ہاتھی کے چار پاؤں ہوتے ہیں ایک سونڈ اور ایک دم ہوتی ہے جبکہ مچھر کے ان اعضاء کے علاوہ دو پاؤں اور چار بازو ہوتے ہیں۔ہاتھی کی سونڈ پر گوشت ہوتا ہے جبکہ مچھر کی پر نہیں ہوتا۔مچھر جب کسی آدمی کو کاٹتا ہے تو وہ اس کا خون پیتا ہے اور پی کر پیٹ میں پہنچا دیتا ہے یعنی کہ مچھر کی سونڈ گلے اور حلق کا کام کرتی ہے اسی لئے مچھر کا ڈسنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔

ضرب المثل

"بعوض" سے متعلق عرب کے ہاں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ "هو اعز من مخ البعوض" یعنی کہ وہ مچھر کے مغز سے زیادہ نایاب ہے"[10]۔

جراد

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ چ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ﴾[11]

"پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون ، کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے سو وہ

تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ "۔

﴿خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ﴾[12]

یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے "۔

جراد(جمع): مفرد جرادة(للمذکر و المؤنث: حن فصيلة من الحشرات المستقيمات الاجنحة تتحرک بالقفز وانواعها کثيرة،يجرب بها المثل، فی الکثرة، وهی ، ضارة جدا بالرزروع-" کالجراد لا يبقی ولا يذر-ما ادری ای الجراد اعاره (مثال) : يضرب علی ذهاب الشيئ ولا يعشر وليه-[13]

"جراد جمع ہے اور اس کا مفرد " جرادۃ" ہے مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے، سدھے پر والے حشرات کا ایک گروہ ہے جو اچھلنے کے ساتھ حرکت کرتی ہے اور اس کی بہت زیادہ قسمیں ہیں اور کثرت کے بارے میں اس کی مثال بیان کی جاتی ہے اور یہ کھیتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ کہاوت ہے کہ ٹڈیوں کی طرح ہے جو نہ کچھ باقی رکھنے دیتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے اور میں نہیں جانتا کہ کس ٹڈے نے اس کو عار دلایا ہے۔

جراد البحر: (حن) حيوان بحری يوکل، وهو من القشريات العشريات الارجل، وهو نوع من سرطان البحر يختلف عنه فی شئی ء واحد ، وهو من فقدانه الکلابتين الا ماميتين، وشبه الجميری فی ترکيبه الخارجی،[14]

جراد البحر:

الجراد :فصيلة من الحشرات المستقيمات الاجنحة- واحده: جرادة للذکر والانثی-وفی المثل: ما ادری ای الجراد عاره :يضرب للشی ء يذهب ولايوقف له علی خير-[15]

ٹڈی سیدھی پروں والی حشرات کی ایک قسم ہے۔ اس کا واحد مزکر اور مؤنث دونوں کے لئے "جرادۃ" ہے۔ اور کہاوت ہے کہ میں نہیں جانتا ہے کہ کس ٹڈے نے اس کو عار دلایا ہے یہ اس کے لئے بیان کیا جاتا ہے جو مسلسل جاتا ہو اور کسی کے لئے کسی خیر پر نہ رکتا ہو۔

قرآن مجید میں یہ نام دو مرتبہ مختلف سیاقوں میں آیا ہے، ایک جگہ تو فرعونیوں پر دنیوی عذابوں کے سلسلہ میں کہ ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں بطور سزا نازل کیں دوسری جگہ آغاز حشر کے وحشت ناک واقعات کے سلسلہ میں کہ اس وقت لوگ قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے کہ گویا ٹڈی دل نکل پڑا ہے۔"

مشہور و معروف پرندہ ہے عبد الماجد دریا آبادی اور کمال الدین دمیری نے اس کا واحد "جرادۃ" لکھا ہے۔ "جرادۃ" کا اطلاق نر یا مادہ دونوں پر ہوتا ہے، اس میں "تا" تانیث کے لئے نہیں ہے بلکہ وحدت کے لئے ہے۔ جس طریقہ سے "نملۃ" چیونٹی اور "حمامۃ" کبوتر نر اور مادہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ جرادۃ اسم جنس ہے اور یہ جرد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی چمک دار و بہترین اور بے کار و بوسیدہ دونوں کے آتے ہیں مثال کے طور پر "ثوب جرد" چمک دار کپڑا یا بوسیدہ کپڑا، اہل لغت کہتے ہیں کہ اسماء اجناس میں اشتقاق بہت کم ہوتا ہے۔

صاحب الحیات الحیوان کے مطابق ٹڈیوں کی دو قسمیں ہیں (1) بری، (2) بحری

حیات الحیوان کے مطابق:

ایک کیڑا ہے جو ہوا میں جالا بنتا ہے جس کو "عنکبوت "کہا جاتا ہے ،اس کی جمع" عناکب" آتی ہے،مذکر کے لئے" عنکب"استعمال ہوتا ہے۔[16]

حافظ ابو نعیم کی کتاب "الحلیہ" میں عطاء بن میسرہ سے روایت کی گئی ہے کہ مکڑی نے دو انبیاء علیہ السلام پر جالا تنا یعنی رسول ﷺ پر غار ثور میں اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام پر جب کہ جالوت نے آپ کی تلاش کرائی تھی۔[17]

مکڑی کی ایک قسم ایسی ہے جو مائل بہ سرخی اور اس کے بال زرد ہوتے ہیں اس کے سر میں چار ڈنگ ہوتے ہیں یہ قسم جالا نہیں تنتی بلکہ زمین میں گھر بناتی ہے اور دیگر حشرات الارض کی طرح رات کو نکلتی ہے،ایک دوسری قسم جس کو عربی میں رتیلا کہتے ہیں یہ زہریلی ہوتی ہے،اس کا کاٹا قریب تر بچھو کا اثر رکھتا ہے۔مکڑی کی وہ قسم جو جالا تنتی ہے اس کو حکیم کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنا گھر بنانے میں حکمت سے کام لیتی ہے پہلے وہ تار کو لمبا کرلیتی ہے اور پھر جالا تنتی ہے اور بیچوں بیچ سے شروع کرتی ہے اور جب جالے کا گھر تیار ہو جاتا ہے تو اس سے متصل ایک دوسرا خانہ شکار کو رکھنے کے لئے بطور مخزن بناتی ہے۔جب کوئی چیز از قسم مکھی جالے میں پھنس کر حرکت کرنے لگتی ہے تو جلدی سے آکر اس کو جالے میں خوب جکڑ دیتی ہے اور جب وہ بے بس ہو جاتی ہے تو اس کو مخزن میں لے جا کر اس کا خون چوستی ہے اگر شکار کے اچھلنے کودنے سے جالے کا کوئی تار ٹوٹ جاتا ہے تو یہ اس کو درست کر دیتی ہے۔مکڑی کا وہ مادہ (لعاب) جس سے وہ جالا بنتی ہے اس کے پیٹ سے نہیں نکلتا بلکہ اس کی جلد کے خارجی حصے سے نکلتا ہے۔جالا تننے والی مکڑی اپنا گھر ہمیشہ مثلث نما ہوتی ہے اور اس کی وسعت اتنی رکھتی ہے کہ اس میں خود سما سکے۔[18]

اقسام

ماہرین فن نے اس کی 40ہزار قسمیں شمار کی ہیں ۔اس کے آٹھ پیر ہوتے ہیں،بہ خلاف عام مکوڑوں کے جن کے صرف 6 پیر ہوتے ہیں اور اسی بنا پر بعض ماہرین نے اسے مکوڑوں کے طبقہ سے نکال کر حیوانات کے اس خاندان میں جگہ دی ہے جس کے اور ارکان کیکڑا، بچھو، کھنکھجورا وغیرہ ہیں،متعدد آنکھیں جن سے ہر طرف دیکھ سکتی ہے اور اس کی نگاہ بہت تیز ہوتی ہے۔بعض اصناف میں دو،اور بعض میں آٹھ آٹھ زہریلی ان کی کم و بیش سب ہی قسمیں ہوتی ہیں اور بعض انسان کے لئے مہلک ہیں۔اس کی غذا دوسرے کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں اور یہ بغیر غذا بھی مدتیں گزار سکتی ہے،یہاں تک کہ دو دو ،دھائی دھائی برس،جسامت کے لحاظ سے مکڑیاں مختلف ہوتی ہیں،بعض بہت بڑی، بعض بہت چھوٹی۔[19]

ضرب الامثال

اہل عرب میں اس کے متعلق چند ضرب المثل مشہور ہیں:

"تمرة من جرادة و اطيب من جرادة"

ایک کھجور ٹڈی سے بہتر ہے اوڈ ی سے زیادہ لطیف ہے۔

"واجرد من الجراد و اغوى من غوغا الجراد"

یعنی کہ فلاں ٹڈی سے زیادہ برہنہ یا ٹڈی سے زیادہ شور انگیز ہے۔

"کالجراد لا یبقی ولا یذر"

وہ ٹڈی کے طریقہ پر سب چاٹ گیا۔ یہ مثال اس وقت استعمال کرتے ہیں جب معاملہ سنگین ہو جائے اور کسی نے دوسرے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہو۔

"احمی من مجیر الجراد"

ٹڈیوں کو پناہ دینے والے سے بھی زیادہ کارآمد۔[20]

ذباب

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾[21]

"اے لوگو! ایک مثال سنائی جاتی ہے، غور سے سنو! اللہ کے سوا جن ﴿خود ساختہ﴾ معبودوں کو تم پکارتے ہو انہوں نے ایک مکھی تک پیدا نہیں کی اگر تمہارے یہ سارے معبود اکٹھے ہو کر زور لگائیں جب بھی پیدا نہ کر سکیں اور ﴿پھر اتنا ہی نہیں بلکہ﴾ اگر ایک مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو ان میں قدرت نہیں کہ اس سے چھڑا لیں، تو دیکھو طلبگار بھی یہاں درماندہ ہوا اور مطلوب بھی درماندہ ﴿یعنی پرستار بھی عاجز ہیں اور ان کے معبود بھی عاجز﴾

قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ اس کا ذکر ہوا ہے:

مکھی عام انسانوں کی نظر میں حیوانی مخلوقات میں سے ایک بہت ہی حقیر و ادنی مرتبہ رکھتی ہے چنانچہ اردو عربی وغیرہ متعدد زبانوں کے محاورہ میں یہ لفظ گویا حقارت کے لئے ضرب المثل ہے۔ قرآن مجید نے گویا اس حقیقت کے پس منظر میں مشرکوں سے خطاب کر کے کہا ہے کہ تمہارے یہ معبود اور ان کے بت تو اتنے بے حقیقت اور بے بساط ہیں کہ آسمان اور زمین چاند اور سورج دریا اور پہاڑ کا خلق کرنا الگ رہا، مکھی تک تو ان سے پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ ان کے چڑھاوؤں ڈھیر سے اگر وہ چیز اچک لے جائے، تو یہ وہ تک اس سے چھین نہیں لا سکتے۔[22]

یہ Diptera خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک کیڑا ہے، جو اڑنے والے کیڑوں کا ایک بڑا گروہ ہے جس میں بہت سی انواع شامل ہیں، جن میں سب سے مشہور گھریلو مکھیاں ہیں۔

مکھی زیادہ تر شکاریوں سے بچ سکتی ہے، اس کے علاوہ ہاتھ سے پکڑنا مشکل ہوتا ہے، اس کے سینسرز اور اینکرز کی بدولت، اور اس کی بنیادی مہارت شکاری جانوروں یا کیڑے مکوڑوں سے بچنے کے لیے چال بازی اور رخ موڑنے میں ہے۔ مکھی اپنے انتہائی چھوٹے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے کسی بھی خطرے سے بچنے کے لیے ایک درست اور فوری حساب کتاب کرتی ہے، جو کہ نمک کے ایک دانے کے برابر ہے۔

ایک اندازے کے مطابق مکھیوں کی 160,000 اقسام ہیں، جن میں سے اکثر کی آنکھیں بڑی ہوتی ہیں، کچھ کے منہ تیز ہوتے ہیں تاکہ شکار کو چھید سکیں جبکہ دیگر کے منہ موٹے ہوتے ہیں جو انہیں کھانا دے سکتے ہیں۔[23]

الْعَنْكَبُوْتِ

1۔﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾24

"جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے کاش !وہ جان لیتے"۔

قمل

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ﴾25

"پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دلا اور جوئیں اور مینڈک اور لہو کہ یہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں، اس پر بھی انہوں نے سرکشی کی اور ان کا گروہ مجرموں کا گروہ تھا"۔

القاموس المحیط کے مطابق:

القمل:واذا وضعت قملة راس فی ثقب فولة ، وسقیت صاحب حمی الربع،نفعت ،مجرب،واحدتة، بهاء کالقمال، کسحاب۔وقمل قریش:حب الصنوبر۔وقاملة النسر،دویبة۔وقمل راسه، کفرح:کثر قمله،واالعرفج اسود شیاء ،وصار فیه کالقمل، والقوم ،: کثروا،والرجل:سمن بعد الهزل،وبطنه : ضخم ۔وغل قمل،واضله انهم کانو ا یغلون الاسیر، وعلیه الشعرفیقمل۔ واقمل الرمث: تفطر بالنبات ،وقد بدا ورقه صغارا ۔وامراة قمیلة،کجبلیة،و کفرحة و کسکرة:قصیرة جدا۔والقملی،محرکة :القسیر الصغیر الشان،والبدوی صار سوادیا۔والقمل ،کسکر:صغار الذر،والدبا،الذی لا اجنحة له، اوشیء صغیر بجناح احمر،و شیئ یشبه الحلم،لا یاکل اکل الجراد،خبیث الرائحة،او دواب صغار کالقردان،واحدتها:بهاء۔[26]

لسان العرب کے مطابق:

قمل کا واحد قملۃ ہے۔

وقمل راسه، کفرح:کثر قمله یعنی که اس کے سر میں جوں زیادہ ہوئی۔

قمل : القمل معروف، واحدة قملة، قال ابن بری: اوله الصواب و هی بیض القمل، الواحدة صوابة ، وبعدها اللزقة ثم الفرعة ثم الهرئعة ثم الحنبج ثم الفنضج ،ثم الحندلس۔

ااسود شیئا و صار فیه کالقمل۔ [27]

قمل معروف ہے اور واحد "قملۃ" ہے۔ ابن بری فرماتے ہیں کہ وہ پہلے دور میں "الصواب" کہلاتا ہے اور یہ جوں کے انڈے کو کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سر پر چپکی ہوئی جوں ہوتی ہے جس کو "اللزقۃ" کہتے ہیں پھر یہ چھوٹی جوں بن جاتی ہے جس کو "الھوَ ۔" کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں یہ نام ایک ہی بار اس سلسلہ مین کہ فرعونیوں پر حضرت موسی کے زمانے میں جو نو عذاب یکے بعد

دیگرے آئے تھے ان میں ایک یہ عذاب بھی تھا کہ ان کے بالوں اور کپڑوں میں جوئیں پڑ گئی تھیں۔

ایک معروف کیڑا ہے، اس کا واحد "قملۃ" اور "قمال" ہیں۔ "قمل" "قملۃ" کی جمع ہے اور کبھی کبھی "قمل" لام کے کسرہ کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی کنیت ام عقبہ اور ام طلحہ اور مذکر جوں کے لئے "ابو عقبہ" استعمال کرتے ہیں اور بہت جوؤں کے لئے "بنات وقبہ" بولتے ہیں اور بہت سی جوؤں کو "بنات الدروز" بھی کہتے ہیں۔ "الدروز" کے اصل معنی "خیاط (درزی) کے ہیں اور چونکہ درزی کے سلے ہوئے دو کپڑوں کے درمیان کی سلائی بھی جوؤں کی مانند نظر آتی ہے اس لئے اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔[28]

جوں کے اندر یہ چیز طبعی ہے کہ جس جگہ وہ پیدا ہوتی ہے یا رہتی ہے اسی چیز کا رنگ اختیار کر لیتی ہے چنانچہ سیاہ بالوں کی جوں سیاہ رنگ کی اور سفید بالوں کی جوں سفید رنگ کی ہو گی، اسی طرح اگر سرخ بالوں میں ہو گی تو اس کا رنگ بھی سرخ ہو گا۔[29]

فراش

﴿يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ﴾[30]

جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

لسان العرب کے مطابق:

الفراش :دواب مثل البعوض ،واحدتھما،

فراشہ، والفراشہ: التی تطیر و تھافت فی السراج،والجمع فراش۔

وقال الزجاج فی قولہ عزوجل:

یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ، قال الفراش ما تراہ کصغار البق یتھافت فی النار ،شبہ اللہ عزوجل االناس یوم البعث بالجراد المنتشر وابالفراش المبثوث لانھم اذا بعثوا یموج بعضھم فی بعض کالجراد الذی یموج بعضہ فی بعض ،وقال الفراء : یرید کالغوغاء من الجراد یرکب بعضہ بعضا کذالک الناس یجول یومئذ بعضھم فی بعض، وقال اللیث : الفراش الذی یطیر۔[31]

ایک جانور ہے، اس کا واحد فراشہ ہے۔ الفراش اڑتا ہے اور روشنی کے گرد چکر لگا کر اس پر گرتا ہے۔ اس کی جمع "فراش" ہے۔ امام زجاج اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "جس دن ہو جائیں گے لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح" اللہ نے اٹھائے جانے والے دن لوگوں کے جمع ہونے کی تشبیہ دی ہے ٹڈیوں کے ساتھ، کہ جب بکھرے ہوئے ہوں گے۔ یا ان پروانوں کی طرح، کیوں کہ جب وہ اٹھیں گے تو ایک دوسرے پر ٹھاٹھیں ماریں گے ان ٹڈیوں کی طرح جو بعض بعض پر ٹھاٹھیں مارتے ہیں۔

فرش، الطائر:رفرف بجنا حیہ و بسطھما۔و الزرع : انبسط وامتدعلی وجہ الارض ۔و فلان الدار: بلطحا۔و فلانا بساطا: افرشہ ایاہ۔

پروانہ وہ پرندہ ہے جو پھڑ پھڑاتا ہے اور اپنے پروں کو کھولتا ہے۔ اور اس کی واحد فراش ہے۔[32]

حیات الحیوان کے مطابق:

یہ مچھر کے مشابہ ایک اڑنے والا کیڑا ہے، "الفراشة" جمع ہے، اس کا واحد "فراش" ہے۔[33]

فراش کے معنی پروانے یا پتنگے جو بھی لئے جائیں اور ان کیڑوں کی جو بھی قسم مراد سمجھی جائے ان کی کثرت تعداد کی بناء انبوہ حشر سے ان کی تشبیہ نہایت موزوں اور بر محل ہے۔[34]

یہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے چونکہ اس کی بینائی ضعیف ہے اس لئے یہ دن کی روشنی کا طلب گار ہوتا ہے چنانچہ جب رات ہو جاتی ہے اور اس کو چراغ کی روشنی جلتی نظر آتی ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ میں اندھیری کوٹھڑی میں ہوں اور چراغ اس اندھیری کوٹھڑی سے نکلنے کا سوراخ ہے۔لہذا یہ مسلسل روشنی کی طلب میں رہتا ہے اور آگ میں گر جاتا ہے اور اگر یہ اس جگہ سے جہاں چراغ جل رہا ہوتا ہے باہر نکلتا ہے اور تاریکی دیکھتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ باہر نکلنے کا سوراخ اس کو نہیں ملا اور بینائی کم ہونے کی وجہ سے اس کی رسائی نہیں ہو پاتی، اسی طرح یہ بار بار شمع کی روشنی میں آتا جاتا ہے یہاں تک کہ جل کے ختم ہو جاتا ہے۔

ضرب الامثال

اہل عرب جہالت، سفاہت، ضعف، ذلت، خفت اور خطاء کو بیان کرنے کے لئے کہتے ہیں:

"اخف من فراشه"،واضعف منه"و اذل منه،واخطاء و اجهل منه"

کیونکہ پروانہ اپنے آپ کو آگ میں ڈال کر ہلاک کر لیتا ہے، جس طرح مکھی کے بارے میں خطاء اور جہالت کی مثال دیتے ہیں کیونکہ مکھی بھی اپنی جہالت کی وجہ سے گرم کھانے اور دیگر مہلک چیزو میں گر کر ہلاک ہو جاتی ہے۔[35]

النحل

﴿وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ﴾[36]

"اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ان چھتوں میں گھر بنائے جو اس کے لئے بنائے ہیں۔"

نمل

﴿حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾[37]

"جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے"۔

نمل: النمل:معروف واحدته نملة ونملة ۔ وقدقرى ء به فعله الفارسی بان اصل نملة نملة ۔ثم وقع التخفيف و غلب ، وقوله عزوجل: قالت نملة يا ايها النمل ادخلوا ما كنكم ، جاء لفظ ادخلوا فی النمل وهی لا تعقل كلفظ ما يعقل لانه قال قالت ، والقول لا يكون الا للحی " الناطق فاجريت ، مجراه ، والجمع نمال۔ وارض نملة: كثيرة النمل۔ و طعام منمول: اصابه النمل۔[38]

النمل معروف ہے، اس کا واحد نملۃ ہے اور فارسی میں اس کا اصل نملۃ پڑھا گیا ہے۔ اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ "چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیوں! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، لفظ ادخلو نمل کے بارے میں فرمایا ہے کہ جبکہ وہ عقل نہیں رکھتی عقل رکھنے والوں کے لفظ کی طرح ہے یہ اس لئے کہ اللہ نے فرمایا" قالت "نمل کے لئے، اس کی جمع "نمال" ہے۔ چیونٹیوں والی زمین جہاں چیونٹیاں زیادہ ہوں۔

"النملة": حشره خفيفة ضئيلة اللجسم من رتبة غشائيات الاجنحة وقسم ذوات الحمة ، تتخذ سكنها تحت الارض ، وتعيش ف جماعة من افراد نوعها دائبة متعاونة۔جمع: نمل،و نمال۔و النميمة۔[39]

چیونٹی ایک باریک اور کمزور جسم والا جانور ہے، اس کی ایک قسم پروں کو ڈھانپنے والی ہے اور ایک قسم سیاہی مائل رنگ والی ہے، جو اپنا مسکن زمین کے نیچے بناتی ہے اور وہیں زندگی گزارتی ہے۔ اس کی جمع نمل، و نمال۔ والنمیمۃ ہے۔

القاموس المحیط کے مطابق:

النمل م، واحدته: نملة، وقد تضم الميم، الجموع، نمال وارض نملة ، كزنختها: كثيرتها۔و طعام منمول: اصابه النمل والنملة ، مثلثة، و كسفينة: النميمة۔وهو نمل وا نامل و منمل لمحسن، ومنير و شداد: نمام، وقد نمل، كنصر و علم، وانمل۔ وفيه نملة: كذب۔ وامراة منملة،كمعظمة وسكرى: لا تستقر فى مكان، وكذا فرس نمل، ككتف، ورجل نمل: خفيف الاصابع لا يرى شياء الا عمله،او حاذق۔و تنملوا: تحركوا، ودخل بعضهم فى بعض۔ و نملت يده، كفرح: خدرت وفى الشجر: صعد كنمل كنصر۔ المنمل، كمعظم: المرفو، والمكتوب، او المتقارب الخط[40]

نمل کا واحد نملۃ ہے اور یہ میم کے ضمہ ساتھ پڑھایا جاتا ہے، اس کی جمع نمال ہے اور "کزنختۃ" کے وزن پر ہے یعنی وہ زمین جس میں چیونٹی زیادہ ہو۔ "طعام منمول" مطلب وہ کھانا جس میں چیونٹی پڑ گئی ہو۔ "وفی الشجر: صعد کنمل کنصر" چیونٹی کی طرح درخت پر چڑھنے والا"۔

وَادِ النَّمْلِ

واد النمل سے مراد کوئی ایسا میدان ہے جہاں جھنڈ کے جھنڈ چیونٹیاں جمع ہوں، فلسطین میں یہ ہوتی بھی کثرت سے ہیں اس لئے وہاں ان کا پایا جانا بالکل قرین قیاس ہے۔

چیونٹیاں چھوٹی بھی ہوتی ہیں اور بہت چھوٹی بھی اور بڑی بھی ہوتی ہیں ، اور بڑے بڑے چیونٹے بھی ہوتے ہیں ان کی اوسط عمر 17 سال کی ہے ،اکثر سیاہ رنگ کی بعض آدھی سادہ ہوتی ہیں اور آدھی سرخ اور بالکل لال چیونٹے بعض قسمیں پروار بھی ہوتی ہیں، جانوروں میں ان کی ہمت اور مشقت معیاری سمجھی جاتی ہے ،ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے ، جس کے حکم کے سب تابع ہوتے ہیں، زیادہ ترچیونٹیاں مادہ ہوتی ہیں اور کارکن اور سپاہی، ان کے نر زیادہ نہیں جیتے ، تھوڑی سی عمر پا کر مر جاتے ہیں اور ان کی مالکائیں اور کارکنائیں البتہ چھ چھ سات سات سال کی عمر پاتی ہیں۔ مٹھائی اور نمکین غذاؤں سے لے کر مردار تک یہ سب ہی کچھ کھا لیتی ہیں اور اپنی زندگی بڑی سلیقہ مندی اور باقاعدگی کے ساتھ گزارتی ہیں ،ان کے بل زمین دوز ہوتے ہیں اور اندر ہی اندر بہت دور تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں ۔ماہریں کا بیان ہے کہ کہ ان کے اندر سڑکیں بنی

ہوتی ہیں، نالیاں بنی ہوتی ہیں، پل بنے ہوتے ہیں اور صفائی کا پورا انتظام رہتا ہے، ان کے اندر فوجی نظام بھی ہوتا ہے اور بہت سی چیونٹیاں سپاہ کا کام کرتی ہیں، ان قسمیں اب تک 5 ہزار سے اوپر شمار میں آچکی ہیں۔[41]

طائر القرآن

الطیر

نمبر شمار	سورۃ	آیت	صیغہ
1.	سورہ النمل	16،17،20	الطَّیْرِ
2.	سورہ الانبیاء	79	الطَّیْرِ
3.	سورہ الحج	31	الطَّیْرِ
4.	سوریوسف	41،36	الطَّیْرِ
5.	سورہ البقرۃ	260	الطَّیْرِ
6.	سورہ المائدہ	110	الطَّیْرِ، طَیْرًا
7.	سورہ النحل	79	الطَّیْرِ
8.	سورہ الانعام	38	طَآئِرٍ یَّطِیْرُ

لسان العرب کے مطابق:

الطیر: معروف اس لجماعة ما یطیر ،مؤنث والواحد طائر والانثی طائرة،وهی قلیلة،التهذیب و قلما یقولون للانثی۔[42]

"الطیر" مصدر ہے، اڑنے والے پرندوں کے گروہ کو کہا جاتا ہے، اس کا واحد طائر مذکر کے لئے اور مؤنث کے لئے طائرۃ ہے، اس کا استعمال مؤنث کے لئے بہت کم ہوتا ہے۔

حیات الحیوان کے مطابق:

طیر، طائر کی جمع ہے، طیر کی جمع طیور ہے۔

طیرا۔طیر

پرندوں بہ صیغہ جمع کا ذکر قرآن مجید میں مندرج بالا مقامات پر آیا ہے، سورہ بقرہ میں تو یوں کہ:"ہم نے ابراہیم سے کہا کہ چار پرندے پکڑ لو، سورہ آل عمران میں دونوں جگہ حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان سے کہہ کہ میں پرندوں کے بنے ہوئے پتلوں کو لیتا ہوں اور ان میں جب نفخ کر دیتا ہوں تو حکم الہی سے اصل پرندے بن جاتے ہیں، سورہ مائدہ میں بھی یہی مضمون ہے، سورہ یوسف میں نان پنیر کے خواب کے سلسلہ میں کہ وہ پرندوں کو اپنے سر کے اوپر سے روٹیاں نوچتے ہوئے دیکھتا ہے اور تعبیر خواب حضرت یوسف یہ دیتے ہیں کہ اسے سولی پر چڑھادیا جائے گا، اور پرندے اس کی کھوپڑی نوچ نوچ کر کھائیں گے۔

قرآن مجید نے پرندوں کی عبادت و تسبیح کا بار بار اثبات کیا ہے، اپنے درجہ وجود کے لائق اور درجہ تعقل کے مناسب

حال وہ یقیناً تسبیح میں مشغول رہتے ہوں گے ان کے گوشت کی لذت کا ذکر موقع مدح پر کیا ہے اور ان کی پرواز سے حق تعالی کی صناعی پر استدلال کیا ہے۔

طائر

لفظی معنی پرندہ کے بھی ہیں، اور عمل کے بھی۔ پرندہ کا معنی میں صرف ایک جگہ ہے، سورہ الانعام میں، اور وہاں مضمون یہ ہے کہ زمیں پر نہ کوئی چلنے پھرنے والا جانور ایسا ہے اور نہ کوئی اپنے دونوں پروں سے اڑنے ولا پرندہ مگر یہ کہ وہ بھی تمھاری ہی طرح کے گروہ ہیں، اور محقق مفسرین کا بیان ہے کہ یہ مثال مشہور ہونے کے لحاظ سے ہے، حضرت صحابہ سے یہی تفسیر منقول ہے۔[43]

سلوی

﴿يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى﴾[44]

"اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمھیں تمھارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ اور تم پر من وسلوی اتارا"۔

﴿وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾[45]

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ خاندانوں کے بارہ گرہوں میں منقسم کر دیا اور جب لوگوں نے موسی سے پینے کے لئے پانی مانگا تو ہم نے وحی کی کہ اپنی لاٹھی ﴿ایک خاص﴾ چٹان پر مارو، چنانچہ بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنی اپنی جگہ پانی کی معلوم کر لی اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کر دیا تھں۔ اور من وسلوی اتارا تھا، ہم نے کہا تھا یہ پسندیدہ غذا کھاؤ جو ہم نے عطا کی ہے۔ انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا، خود اپنے ہاتھوں اپنا ہی نقصان کرتے رہے"۔

قرآن مجید میں عہد موسوی میں قوم بنی اسرائیل پر انعامات الہی کے سلسلہ میں ذکر ہوا ہے ایک دوسری غذا "من" پر عطف ہو کر، کہ ہم نے ان کے اوپر "من" اور "سلوی" اتارا۔

حیات الحیوان کے مطابق:

بٹیر کی مانند ایک سفید پرندہ ہے، سلوی کے معنی شہد کے بھی آتے ہیں۔ بعض علماء نے "سلوی" کے معنی "گوشت" کے بیان کئے ہیں۔ حجتہ الاسلام حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ گوشت کو سلوی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انسانوں کو جملہ اقسام کے سالنوں سے فارغ البال کر دیتا ہے، لوگوں نے اس کا نام قاطع الشہوات رکھ دیا ہے کیونکہ اس کو استعمال کرنے کے بعد دیگر سالنوں کی خواہش باقی نہیں رہتی۔

امام الخوا خفش فرماتے ہیں کہ سلوی کا واحد سننے میں نہیں آیا اور یہ ایسا پرندہ ہے جو سارا سال سمندروں کے درمیان

رہتا ہے اور شکاری پرندے مثلاً باز وغیرہ جب درد جگر میں مبتلا ہوتے ہیں تو سلوی کی تلاش میں نکل جاتے ہیں اور جب وہ مل جاتے ہیں تو اس کو پکڑ کر اس کا جگر کھا کر اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ پرندہ ہے جس کو اللہ تعالی نے "من" کے ساتھ بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا۔ علماء فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے بنی اسرائیل میں "من و سلوی" نازل فرمایا تو بنی اسرائیل کو اس من و سلوی کے ذخیرہ کرنے کی ممانعت فرمادی مگر انہوں نے اللہ تعالی کے حکم کی خلاف ورزی کی اور اس کا ذخیرہ بنانا شروع کر دیا لہذا اس وقت سے گوشت سڑنے لگا اور اسی وقت سے اس میں سڑاند پیدا ہونے لگی۔[46]

غراب

﴿فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ﴾ [47]

"پھر اللہ تعالی نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا ہائے افسوس کہ میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہو گیا ہوں کہ اس کوے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا پھر تو پشیمان اور شرمندہ ہو گیا"۔

کوے کو سیاہ رنگ کی وجہ سے غراب کہا جاتا ہے کیوں کہ عربی میں غراب کے معنی "سیاہ" کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے "وغرابیب سود" (یعنی بعض پہاڑ نہایت کالے ہیں)۔[48]

غراب (مفرد) : الجموع :اغرب و اغربة و غربان، جج غرابين: (حن) جنس طير من فصيلة الغرابيات و رتبة الجواثم ، له انواع كثيرة اشهرها الغراب الاسود، له جنا حان عريضان و منقار طويل وقوى ، يتغذى على الحشرات و الديدان وا لجيف والبذور ، والعرب يتشا ءمون به اذا نعق قبل الرحيل ، و يضرب به المثل فى السواد والكبور والحذر والبعد" من كان دليله الغراب كان ماواه الخراب۔عيش غراب۔اشام من غراب۔[49]

"غراب" یہ مفرد ہے اس کا جمع "اغرب واغربۃ وغربان"، اور جمع الجمع "غرابین" ہے۔ یہ کوؤں کی جنس سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی کئی اقسام ہیں، زیادہ مشہور کالا کوا ہے، اس کے دو چوڑے پر ہوتے ہیں اور اس بڑی اور مضبوط چونچ ہوتی ہے۔ اس کی غذا حشرات الارض، کیڑے مکوڑے، مردار اور بیج ہیں۔ عرب اس کو برا بھلا کہتے ہیں جبوہ سفر سے رہ جاتے ہیں اور اس کی ضرب المثل کالے پن میں، بڑھاپے میں، ڈرنے میں اور دور جانے میں۔ دوسری ضرب المثل یہ ہے کہ "جس کا راہنما کوا ہوتا ہے اس کا ٹھکانہ ویران ہوتا ہے"۔

ابطا من غراب نوح (مثل) :يضرب فى التاخر والاهمال ۔ارض لا يطير غرابها :خصبة۔اغربة العرب :سودانهم،شبهوا بالاغربة فى لونهم،منهم فى الجاهلية عنترة۔[50]

ضرب المثل ہے کہ "ابطا من غراب نوح" سستی اور تاخیر کے وقت کہا جاتا ہے۔ وہ زمین جہاں پر کوا نہیں اڑتا عربوں کے مطابق وہ زمین زرخیز ہوتی ہے۔

طائر اسود به المثل فی السواد والحذر و بتشاءم به، [51]

یہ ایک کالے رنگ کا پرندہ ہے اس کی ضرب المثل کالے پن، ڈر اور خوف اور اس کی نحوست کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔

اقسام

کوے کی کئی قسمیں ہوتی ہیں مثلاً "غداف" یعنی گرم کوا جس کا رنگ راکھ کے مشابہ ہوتا ہے، "زاغ" اور "اکحل" اور غراب الزرع یعنی کھیتی کا کوا، "اورق" یہ کوا جو کچھ سنتا ہے اسے اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ غراب کی ایک قسم "غراب اعصم" ہے جو نہایت قلیل الوجود ہے۔ اسی لئے عرب اس کی قلت کو کہاوت کے طور پر استعمال کرتے ہیں "اعذ من الغراب الاصم" یعنی غراب اعصم سے بھی زیادہ کمیاب)۔

کوے کی ایک قسم غراب اللیل ہے۔ امام جاحظ کے قول کے مطابق یہ ایک ایسا کوا ہے جس نے عام کووؤں کی عادت کو ترک کر دیا ہے اور الو کی مشابہت اختیار کر لی ہے اس لئے اس کو غراب اللیل کہتے ہیں۔

ارسطو نے اپنی کتاب "بعوث الحیوان" میں لکھا ہے کہ کوے چار قسم کے ہوتے ہیں اور یہ قسمیں رنگوں کے اعتبار سے ہیں:

1: بالکل سیاہ

2: سیاہ و سفید

3: سر اور دم قدرے سفید

4: سیاہ طاؤسی، اس کے پروں پر قدرے چمک ہوتی ہے اور ٹانگوں کا رنگ مرجان یعنی مونگے جیسے ہوتا ہے۔

کوا شکار نہیں کرتا بلکہ جہاں کہیں گندگی پاتا ہے اس کو کھالیتا ہے ورنہ بھوکا مر جائے اس طرح چلتا اور چڑھتا ہے جس طرح بہت کمزور پرندے۔

غداف کوا الو سے لڑتا ہے اور اس کے انڈے کھا جاتا ہے، اس کوے کی خاص بات یہ ہے کہ جب کوئی انسان اس کے بچوں کو اٹھالیتا ہے تو نر اور مادہ دونوں اپنے پنجوں میں کنکریاں اٹھا کر فضاء میں اڑتے ہیں اور اپنے بچوں کی رہائی کے لئے وہ کنکریاں ان بچے پکڑنے والے انسانوں کو مارتے ہیں۔ مقدسی نے "کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ غراب بین اس کالے کوے کو کہتے ہیں جو اپنی آواز میں نوحہ کرتا ہے جیسے مصیبت اور غم کے وقت نوحہ کیا جاتا ہے اور جب دوست احباب یکجا دیکھتا ہے تو ان کے پاس آکر بیٹھتا ہے اور ان کی جدائی اور مکانوں کی ویرانی کی خبر دیتا ہے52۔

ہدہد

قرآن میں صرف ایک مرتبہ اس کا اسم ذکر ہوا ہے حضرت سلیمانؑ کے قصہ میں:

﴿وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ﴾ [53]

"آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟"

الهد الهد: جنس طير من الجواثم الرقيقات المناقبر، له قنزعة على راسه - و - كل ما يقر يقر من الطير

۔ و ۔ الحمام الكثير الهد هدة ، الجموع، هداهد ، و هداهيد۔[54]

باریک چونچ والے پرندوں کی جنس سے تعلق رکھتا ہے، اس کے سر پر بالوں کا گچھا ہوتا ہے، اس کی جمع ھداھد اور واحد ھدھدۃ ہے۔

ہد ہد ایک سخت بناوٹ والا دھاری دار، سر پر تاج رکھنے والا مشہور پرندہ ہے، اس کی جسامت چڑیا سے لے کر کوے کے برابر ہوتی ہے، اس کی تقریبا180 اقسام ہیں، اس کی چونچ سیدھی اور طاقتور ہوتی ہے، یہ درختوں کے تنوں میں اپنی چونچ کے ذریعے سے گھر بناتے ہیں۔ یہ پرندہ زیادہ تر چیونٹیوں اور دوسرے کیڑے مکوڑوں کا شکار کرتا ہے۔ کچھ ہد ہد کالے نشانات والے سلیٹی اور بھورے بھی ہوتے ہیں جبکہ کچھ سفید، سرخ اور سبز رنگ کے۔[55]

کمال الدین دمیری نے "حیات الحیوان میں "اس کے متعلق لکھا ہے کہ اس کی کنیت ابوالاخبار، ابو ثمامہ، ابوالربیع، ابو روح، ابو سجاد، ابو عباد ہے، اس کو ھد اھد بھی کہتے ہیں۔ یہ فطرتا بدبودار اور بدبوپسند پرندہ ہے، یہ اپنا گھونسلہ گندی جگہوں پر بناتا ہے۔ اہل عرب کا اس کے متعلق کہنا ہے کہ یہ زمین کے نیچے پانی کو اس طرح دیکھ لیتا ہے جس طرح انسان گلاس کے اندر پانی دیکھ لیتا ہے۔

ضرب الامثال

اہل عرب کہتے ہیں "البصر من ھدھد" یعنی ہد ہد سے زیادہ قوت رکھنے والا، دوسری مثل ہے "اسجد من ہدہد" ہدہد سے زیادہ سجدے کرنے والا۔[56]

ہد ہد اصلی ایک طرف افریقہ اور دوسری طرف چین کا ہے، جاڑوں مین ہندوستان میں بھی آ نکلتا ہے، شام و فلسطین میں موسم سرما ختم ہوتے ہی ماہ مارچ میں آجاتا ہے، اور کثرت سے آتا ہے اور ختم موسم سرما پر مصر و صحرائے افریقہ کو نکل جاتا ہے یورپ کے ملکوں میں بھی پایا جاتا ہے، امریکہ میں البتہ ابھی تک نہیں دیکھا گیا ہے۔ سر پر تاج نما کلغی کے ساتھ اس کا شمار بڑے خوش نما اور خوش رنگ پرندوں میں ہے اور خاص شکل تو اس کی بالکل امتیازی ہے، جسامت عموما112 انچ کی پائی گئی، چونچ بڑی لمبی تیز اور خمدcom.ار ہوتی ہے، غذا کیڑے مکوڑے ہیں، جنوبی یورپ کے ملکوں میں اس کا شکار کثرت سے ہوتا ہے اور بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے ان کی قوت پرواز بہت ہے۔[57]

نتائج البحث

طائر اور حشرات الارض کا مختلف عربی لغات میں ذکر کیا گیا ہے، ان کے مختلف نام اور اقسام، ان کی جسمانی ساخت، اعضاء کی بناوٹ نیز ان کی خصوصیات قدرتی صلاحیتوں کو بھی قلمبند کیا گیا ہے۔

ان کی مختلف تعریفات ذکر کر کے ان کے لئے اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں جیسا کہ ھوام، احناش، قوام وغیرہ۔

عربی زبان میں ان کے لئے بہت سی ضرب الامثال بھی مشہور ہیں اور روزمرہ بول چال کا حصہ ہیں۔

درج ذیل طیور اور حشرات ہیں جن کی ذکر قرآن مجید کا مختلف سورتوں میں آیا ہے۔

حشرات

سیریل نمبر	قرآن میں ذکر کردہ نام	اردو میں نام
1	بَعُوضَةً	مچھر
2	الْجَرَادَ	ٹڈی
3	ذُبَابًا، الذُّبَابُ	مکھی
4	الْعَنْكَبُوتِ	مکڑی
5	كَالْفَرَاشِ	پتنگا، پروانہ
6	الْقُمَّلَ	جوں
7	النَّحْلِ	شہد کی مکھی
8	نَمْلَةٌ، النَّمْلُ	چیونٹی

طیور

سیریل نمبر	قرآن میں ذکر کردہ نام	اردو زبان میں نام
2	سَلْوَى	بٹیر
4	غُرَابِ	کوا
5	هُدْهُد	ہدہد

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] امام دمیری کا مکمل نام علامہ کمال الدین دمیری ہے آپ 1341ء میں مصر کے شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانہ کے مشہور محقق، محدث اور عالم تھے۔ تصنیف "حیات الحیوان" سے بے حد مقبولیت حاصل کی، اس میں آپ نے تقریبا 1070 حیوانات کا ذکر کیا ہے۔

[2] محمد بن موسی بن عیسی کمال الدین دمیری، حیات الحیوان ج1، ص654

Muhammad bin Musa bin Isa Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 1, P: 654

[3] اردو لغت، اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ)، کراچی، 1982، ج8، ص168

Urdu Lughat, Urdu Lughat Board (Taraqqi Urdu Board), Karachi, 1982, Vol 8, P: 168
rekhtadictionary.com/meaning-of-hasharaat?lang=ur

[4] ابن منظور، لسان العرب، محمد بن مکرم بن منظور، دار صادر، بیروت، س ن، ج4، ص191

Ibn Manzur, Lisan al-Arab, Muhammad bin Mukarram bin Manzur, Dar Sadir, Beirut, no date, Vol 4, P: 191

[5] ایضا، ج6، ص295، القاموس المحیط، الفیروز آبادی، دار لماموں مصر، 1357، ج2، ص394

Ibid*, Vol 6, P: 295, al-Qamus al-Muhit, al-Firuzabadi, Dar al-Mamun, Egypt, 1357, Vol 2, P: 394*

[6] تاج العروس من جواہر القاموس، الزبیدی، محمد بن محمد، مطبع الخیریۃ، ط اول، 1306ھ، ج9، ص109، لسان العرب، ج12، ص619

Taj al-Arus min Jawahir al-Qamus, al-Zabidi, Muhammad bin Muhammad, Matba' al-Khayriyah, First Edition, 1306 AH, Vol 9, P: 109, Lisan al-Arab, Vol 12, P: 619

[7] محمد بن موسی بن عیسی کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص544

Muhammad bin Musa bin Isa Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 544

[8] سورۃ البقرہ: 26:02

Surah al-Baqarah: 26:02

[9] جبران مسعود، الرائد معجم لغوی عصری، ص177

Jibran Mas'ud, al-Ra'id Mu'jam Lugawi 'Asri, P: 177

[10] ڈاکٹر محسن فاروقی، حیوانات قرآنی کی آفادیت، ادارہ احساس زیاں کراچی، ص35

Dr. Mohsin Farooqi, Haywanat Qur'ani ki Afadiyat, Idara Ehsas-e-Ziyan, Karachi, P: 35

[11] سورۃ الاعراف: 133

Surah al-A'raf: 133

[12] سورۃ القمر: 07

Surah al-Qamar: 07

[13] معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، ص: 6 31

Mu'jam al-Lughah al-'Arabiyyah al-Mu'asirah, P: 631

[14] ایضاً

Ibid

[15] المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیہ القاہرہ، ط الخامس، 2011ء، ص115

Al-Mu'jam al-Wasit, Majma' al-Lughah al-'Arabiyyah, Cairo, Fifth Edition, 2011, P: 115

[16] کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص455

Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 455

[17] ایضا، ص455

Ibid,P:455

[18] کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص455

Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 455

[19] عبد الماجد دریا آبادی، حیوانات قرآنی، ص149

Abdul Majid Daryabadi, Haywanat Qur'ani, P: 149

[20]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج1، ص459
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 1, P: 459

[21]سورۃ الحج:73

Surah al-Hajj: 73

[22]عبد الماجد دریا آبادی، حیوانات قرآنی، ص99

Abdul Majid Daryabadi, Haywanat Qur'ani, P: 99
[23] *https://www.twinkl.com.pk/teaching-wiki/aldhbabt*

[24]سورہ العنکبوت:41

Surah al-'Ankabut: 41

[25]سورۃ الاعراف:133

Surah al-A'raf: 133

[26]مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی، القاموس المحیط، ص1050
Majd al-Din Muhammad bin Ya'qub al-Firuzabadi, al-Qamus al-Muhit, P: 1050

[27]ابن منظور، لسان العرب، ج11، ص558
Ibn Manzur, Lisan al-Arab, Vol 11, P: 558

[28]عبد الماجد دریا آبادی، حیوانات قرآنی، ص171
Abdul Majid Daryabadi, Haywanat Qur'ani, P: 171

[29]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص563
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 563

[30]سورۃ القارعہ:4

Surah al-Qari'ah: 4

[31]ابن منظور، لسان العرب، ج6، ص523
Ibn Manzur, Lisan al-Arab, Vol 6, P: 523

[32]مجمع اللغۃ العربیہ القاہرہ، المعجم الوسیط، ص682
Majma' al-Lughah al-'Arabiyyah, Cairo, al-Mu'jam al-Wasit, P: 682

[33]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص503
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 503

[34]عبد الماجد دریا آبادی، حیوانات قرآنی، ص157
Abdul Majid Daryabadi, Haywanat Qur'ani, P: 157

[35]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص503
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 503

[36]سورہ النحل:68

Surah al-Nahl: 68

[37]سورۃ النمل:18

Surah al-Naml: 18

[38]ابن منظور، لسان العرب، جلد 11، ص679
Ibn Manzur, Lisan al-Arab, Vol 11, P: 679

[39]مجمع اللغۃ العربیہ القاہرہ المعجم الوسیط، ص956
Majma' al-Lughah al-'Arabiyyah, Cairo, al-Mu'jam al-Wasit, P: 956

[40]مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی، القاموس المحیط، ص1065
Majd al-Din Muhammad bin Ya'qub al-Firuzabadi, al-Qamus al-Muhit, P: 1065

[41]ہارون یحیٰ، چیونٹی ایک معجزہ، ص:16
Harun Yahya, Ant: A Miracle, P: 16???

[42]ابن منظور، لسان العرب، ج4، ص510
Harun Yahya, Chiyonti Aik Mu'jizah, p. 16

[43]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص354
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 354

[44]سورۃ طٰہٰ:80
Surah Taha: 80

[45]سورۃ الاعراف:160
Surah al-A'raf: 160

[46]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص219
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 219

[47]سورۃ المائدہ:31
Surah al-Ma'idah: 31

[48]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان ، ج2، ص463
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 463

[49]محمد مختار عمر، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، ص1602
Muhammad Mukhtar Umar, Mu'jam al-Lughah al-'Arabiyyah al-Mu'asirah, P: 1602

[50]ایضا
Ibid

[51]جبران مسعود، الرائد معجم لغوی عصری، دار العلم للملایین، ط السابع، ص576
Jibran Mas'ud, al-Ra'id Mu'jam Lugawi 'Asri, Dar al-'Ilm lil-Malayin, Seventh Edition, P: 576

[52]کمال الدین دمیری، حیات الحیوان، ج2، ص463
Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 463

[53]سورۃ النمل:20
Surah al-Naml: 20

[54]المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیہ القاہرہ، ص978
Al-Mu'jam al-Wasit, Majma' al-Lughah al-'Arabiyyah, Cairo, P: 978

[55]محسن فاروقی، حیوانات قرآنی کی افادیت، ص522-519

Mohsin Farooqi, Haywanat Qur'ani ki Afadiyat, P: 519-522

[56]کمال الدین دمیری، ،حیات الحیوان، ج2، ص680

Kamal al-Din Damiri, Hayat al-Hayawan, Vol 2, P: 680

[57]عبدالماجد دریا آبادی، حیوانات قرآنی، ص207

Abdul Majid Daryabadi, Haywanat Qur'ani, P: 207